السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ابن حزم نے ''المحلّٰی'' اورالبانی نے ''صفة صلاة النبیﷺ'' میں سجدو والی رفع یدین کی احادیث کو صحیح کہا ہے کہ یہ احادیث فی الواقع قابل عمل ہیں؟ عبدا روپڑی رحمہ اللہ نے ضعیف بتایا ہے۔ وضاحت فرمائیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسئلہ ہذاکوامام ابن حزم نے ''المحلّٰی'' میں ''اَلأَعمالُ المُستَحَبَّۃُ فِی الصَّلٰوۃِ وَلَیسَت بِفَرضٍ'' کے عنوان کے تحت بیان کیا ہے۔ علامہ البانی نے ''صفة الصلاة'' میں حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ لیکن ان کا اپنا عمل عدمِ رفع پر ہے۔ میں نے بذاتِ خود ان کی مدنی زندگی میں اس بات کا مشاہدہ کیا ہے، جس طرح کہ راوی حدیث ہذا (اس حدیث کے راوی) مالک بن حویرث کا عمل بھی اس کے خلاف ہے۔ صحیحین میں اس امر کی وضاحت موجود ہے، جب کہ صحیحین میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میںسجود کے موقع پر عدمِ رفع کی تصریح موجود ہے۔ اس کے بالمقابل روایت سِرے سے صحیحین میں موجود ہی نہیں۔

اصولِ حدیث میں یہ بات مُسلَّمہ ہے کہ متفق علیہ روایت کا مقام اعلیٰ وارفع ہے۔ جب کہ اس کے بالمقابل روایت کی صحت بھی کئی ایک اہلِ علم کے نزدیک محلِ نظر ہے۔ حضرت الشیخ محدث روپڑی رحمہ اللہ نے ''فتاویٰ اہلحدیث'' (۱۲۵/۳تا۱۳۶) میں اس مسئلہ کو لکھا ہے، اور دلائل سے ثابت کیا ہے کہ حدیث ہذا قابلِ حجت نہیں۔ اسی طرح صاحب ''عون المعبود'' (۲۶۹/۱۔ ۲۷۰) نے دلائل کی رُو سے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔ ''دلیل الطالب علی أرجح المطالب'' میں نواب صاحب رحمہ اللہ نے بھی فرمایا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔ جملہ دلائل کے پیشِ نظر عام رجحان بھی عدمِ رفع کی طرف ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی]

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ:544

محدث فتویٰ